Reg. No. 835 THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ☸ اسسٹنٹ:۔ مہر محمد خان

نمبر ۳۱ | مورخہ ۲۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۷ صفر سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ۱۵ تاریخ ۱۰۰ کے قریب حرارت ہوگئی۔ اور اس کے ساتھ تمام جسم میں درد بھی رہا۔ ۱۶ تاریخ نسبتاً آرام رہا۔ ۱۲ بجے تک بخار نہ ہوا اور اس کے بعد کم ہوا۔ ۱۷ تاریخ سے بفضل خدا حضور کو آرام ہے۔

۱۶ تاریخ حضرت نواب محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ سے معہ سارے خاندان تشریف لے آئے۔

دو دن کے جھکڑ کے بعد ۱۶ کی رات کو خوب زور سے بارش ہوئی۔ جس سے موسم میں نمایاں تغیر ہوگیا۔

۱۳ تاریخ انسپکٹر آف سکولز نے مدرسہ احمدیہ کا معائنہ کیا۔

نظم

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

بُتانِ ہند کو اک روز رام کرلینگے
خدا کے فضل سے ہم اپنا کام کرلینگے

نگاہِ لطف جو ساقی کی اُٹھ گئی ناگاہ
تو بیٹھے بیٹھے یہیں سے سلام کرلینگے

ڈرا رہے ہیں کہ یُوں ہوگا اور یوں ہوگا
وہ آئیں شوق سے ہم انتظام کرلینگے

کریگا کون جہاں میں اشاعتِ اسلام
مرے نبی کے صحابہ کہ ہم کرلینگے

یہ جی میں ٹھانی ہے اے حسنِ پاکباز کہ ہم
تمہارے عشق میں کچھ اپنا نام کرلینگے

تری تلاش میں جو پھر رہے ہیں خانہ بدوش
وہی تو جنت ماوٰی مقام کرلینگے

نصیب ہو نہیں سکتی ہے منزلِ مقصود
ہمارے دوست اگر سُست گام کرلینگے

سفر ہے دُور کا آرام کیا کریں یارو!
بڑھے چلو ابھی۔ آگے قیام کرلینگے

رہینگے ہم درِ جاناں پہ ناصیہ فرسا
اسی عبادتِ حق کا دوام کرلینگے

نہ بھولتی ہیں نہ بھولینگی نرگسی آنکھیں
ہم ان کی یاد میں شُونا حرام کرلینگے

مری محبت صادق کا کیا صلہ تھا یہی
کہ میل جول رقیبوں سے عام کرلینگے

نہ بولینگے نہ کبھی حال دل ہی کھولینگے
بس آج رات سے یہ التزام کرلینگے

سنا کے چھوڑینگے تجھ کو اور روٹھنے والے
نہیں تو کام ہی اپنا تمام کر لینگے۔

صنم کدے میں یہ کل گا رہا تھا اک گمراہ
"خدا خدا نہ سہی رام رام کر لینگے"

ابھی تو اس بُتِ نوخیز کی خوشامد ہے
جنابِ شیخ کا بھی احترام کر لینگے

وہ اپنے چاند سے مکھڑے پہ ڈالکر گیسو
ابھی جو چاہیں تو یہ صبح، شام کر لینگے

کسی کی یاد میں اکمل نے جان دیدی ہے
یہ ایک کتبۂ سنگِ رخام کر لینگے

اخبار احمدیہ

کلکتہ میں جلسے

اتوار کی شام کو ہفتہ واری جلسہ میں جناب محمد رفیق صاحب نے "اتحاد و اتفاق" پر اپنا مفید مضمون سُنایا۔ اس کے بعد مولوی محفوظ الحق صاحب علمی نے "احمدؑ قادیانی اور سلطنتِ عثمانی" پر ایک عالمانہ تقریر کی۔ انجمن احمدیہ کے ہال میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بہت مفید نصائح عورتوں کیواسطے بیان فرمائیں۔ جو شریک جلسہ تھیں۔ جن کے لئے پردہ کا خاص انتظام کیا گیا تھا۔

ایک پبلک جلسہ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۱ء کو تھیوسوفیکل سوسائٹی ہال میں منعقد ہوا۔ اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے "عالم اسلامی کی حالت" پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو پیش کیا۔ اور بتایا کہ تمام مصیبتوں سے نجات اب اسی میں ہے۔ کہ لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کریں۔ آپ کی تقریر دو گھنٹہ تک ہوتی رہی۔

خاکسار محمد عیسیٰ (بی اے۔ ایل ایل۔ بی) از کلکتہ۔

مچھلی بندر کی انجمن احمدیہ کا ایک تبلیغی جلسہ

۹ر اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ مچھلی بندر کی مقامی انجمن احمدیہ کا ایک تبلیغی جلسہ ہوا۔ جسمیں جناب محمد عبد اللہ صاحب نے بہ نام میرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے دعویٰ کی از روئے معیار نبوت مندرجہ کلام اللہ تصدیق کی اور پیشگوئیوں کو جانچنے کے اصول پر از روئے کلام اللہ خاص طور پر روشنی ڈالی گئی۔ اختتام تقریر پر سامعین کو شکوک پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ اور لٹریچر کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ خاکسار عبد الکریم احمدی۔ مچھلی بندر۔

مفتی صاحب کو تفسیر جلالین چاہئیے

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ میں مصری چھاپے کی تفسیر جلالین کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس ہو یا کتب فروش کے پاس۔ تو میرے نام بذریعہ وی پی بھجوا دیں۔ مصری نہ ہو۔ تو پھر پہلے مجھ سے خط و کتابت کر لی جائے۔ اکمل قادیان۔

گھی کا وعدہ کرنیوالوں کو اطلاع

جلسہ سالانہ کے لئے جن دوستوں یا جماعتوں نے گھی دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اُن سب کو اس نوٹ کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ ابھی سے بالکل خالص نہایت عمدہ گھی صاف برتن میں جمع کرنا شروع کر دیں۔ جو اس مقدار سے ہرگز ذرا بھی کم نہ ہو جس کا انھوں نے وعدہ کیا ہے اور اسمیں ذرا بھی کسی چیز کی ملاوٹ نہ ہو۔ اور نہ وہ بازاری گھی ہو۔ بلکہ گھر کا ہو۔ جسمیں لسی وغیرہ نہ ہو۔ ہم انشاء اللہ ۲۵ر نومبر ۱۹۲۱ء کو وہ گھی ان سے لے لیں گے۔ خواہ بذریعہ پارسل خواہ آدمی بھیجکر ان کو ہر طرح تیار رہو کر پورا گھی ۲۵ر نومبر ۱۹۲۱ء کو اپنی جگہ تیار رکھنا چاہیئے۔ اور میرے خط یا آدمی کا منتظر رہنا چاہیئے۔ مَیں اُمید کرتا ہوں۔ کہ کسی جگہ سے بھی ہم کو یہ شکایت نہ ہو گی کہ انہوں نے گھی عمدہ نہ دیا یا کم دیا۔ یا یہ کہ ۲۵ر نومبر کے بعد دیا غرضکہ ہو سکا نہ خان سے وعدے پُورے کئے جاوینگے۔ والسلام۔ سید محمد اسحٰق۔ افسر جلسہ سالانہ۔ قادیان۔

کرنال کے احمدی بھائی توجہ فرمائیں

میں دہلی سے تبدیل ہو کر کرنال آگیا ہوں ضلع کرنال کے جو بھائی یہاں آئیں۔ مجھے ملیں۔

خاکسار گلاب خان احمدی۔ پوسٹماسٹر کرنال ✦

ولادت

میرے گھر میں مورخہ ۱۸ر ستمبر ۱۹۲۱ء بروز یکشنبہ لڑکی متولد ہوئی ہے۔ احمدی احباب کی خدمت میں دُعا کے لئے التماس ہے۔ اقبال محمد خان ہوا گھر۔ آگرہ

منشی محمد حبیب احمدؐ صاحب بریلوی (شاہجہانپور) کے ہاں ۸۔ اکتوبر کو لڑکا متولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

مجھے اللہ نے ۲۶ر ستمبر ۱۹۲۱ء کو فرزند عطا فرمایا ہے احباب درازی عمر اور دینداری کے لئے دُعا فرمائیں۔ محمد عبد اللہ سنوری۔ کمپونڈر۔ قادیان۔

خاکسار کے ہاں لڑکی متولد ہوئی ہے۔ ملتمس ہوں کہ اس کے لئے دُعائے خیر فرمائی جائے۔ فضل الرحمٰن۔ بنگالی۔ قادیان

درخواست دُعا

بندہ کو بغداد سے آئے ہوئے قریباً دو ماہ کا عرصہ ہو گیا۔ اسی وقت سے بیمار ہوں احباب بندہ کی صحت کے واسطے دُعا فرما دیں۔ چراغ الدین، احمدی۔ موضع کوٹلی لوہاراں ✦

اس جگہ غیر احمدیوں میں ہماری جماعت کے ساتھ مخالفت کا بازار نہایت گرم ہے یہاں کے لوگوں نے ایک مولوی کے بہکانے سے ہم سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ احباب مخالفین کے شر سے بچنے کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار نور محمدؐ۔ سکنہ ملاں والہ ✦

عاجز کی والدہ صاحبہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار عبد المجید احمدی۔ پسر بابو غلام عالم جہلم

سید محمود اللہ شاہ صاحب بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ حیات محمدؐ۔ محصل قادیان

میرے والد صاحب قبلہ جناب مولوی جان محمدؐ صاحب احمدی بہت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبد الرحیم احمدی۔ گوہر گنج۔ ریاست بھوپال

بندہ بعارضہ بخار قریباً ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب عاجز کی صحت دینی اور دنیوی مشکلات کے لئے دعا فرما دیں۔ احقر۔ سراج الدین سپاہی۔ خرگئی ✦

میرے دوست چودہری محمد ابراہیم جو بہت مخلص احمدی ہیں۔ آجکل بعض مصائب اور تکالیف میں ہیں۔ اور ملتجی ہیں کہ بزرگان جماعت احمدیہ ان کے حق میں دعا فرما دیں۔ والسلام۔ خاکسار سید نذیر حسین۔ مینجر احمدیہ مڈل سکول گٹھالیاں۔

جناب سید جعفر صاحب احمدی سوداگر حیدر آباد دکن سے بزرگان سلسلہ عالیہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ وہ جن مشکلات و مصائب میں گرفتار ہیں۔ انہیں خداوند کریم اپنے خاص فضل و کرم سے نجات بخشے۔ آمین ثم آمین۔ صاحب موصوف نے دو روپے غریب فنڈ میں داخل کئے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

عبد الحی حیدر آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء

افریقہ میں احمدیت کی کامیابی

پندرہ (۱۵) ہزار نفوس احمدیت کے لئے تیار

ایک مسیحی بادشاہ کو تبلیغ

مسیح موعود کے کپڑوں سے بادشاہ برکت ڈھونڈتا ہے

پرنس سراقہ انگریگی کی تار کے ذریعہ دعوت پر میں ایبوکوٹہ گیا۔ یہ قصبہ لیگوس سے بڑا اور اس کی آبادی ۴۹۰ و ۵۵۱ نفوس ہے۔ بجلی کی روشنی اور عمدہ سڑکیں ہیں۔ ریاست ایبوکوٹہ کا جس کے فرمانروا قوم اگبا (Egba) کے نام سے موسوم ہیں۔ دارالریاست ہے۔ مسلمانوں کی آبادی پندرہ ہزار سے زیادہ ہے۔ یہاں میں نے عام لیکچر دیئے۔ اور مسیحی والیئے ریاست کو جو اپنے شاہی لباس اور تاج کے ساتھ دربار میں تشریف فرما ہوئے۔ تبلیغ اسلام کی۔ اور مسیح کی آمد ثانی سے آگاہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں بائبل سے سنائیں۔ اور مسلمانوں کی طرف زیادہ توجہ کرنے کی درخواست کی۔ رئیس مذکور روشن خیال ہے۔ یورپ ہو آیا ہے۔ انگریزی خوب بولتا ہے۔ اور الحمد للہ کہ His Royal Highness King alake ademola II ہز رائل ہائنس شاہ الیلے اڈیمالا ثانی میری تبلیغ سے متاثر ہوئے۔ مجھے ایک شاندار Turban بطور نذر بھیجی۔ صاحب ریزیڈنٹ کو بلا کر اپنے ہاں ملاقات کرائی اور میرے ساتھ فوٹو کھچوایا۔ اور سب سے زیادہ خوشی کی یہ بات ہے کہ اس رئیس نے حضرت مسیح موعود کا الہام "کپڑوں سے برکت" ڈھونڈنے کے متعلق سنتے ہی فوراً درخواست کی ہے

I seek blessings from his clothes get me one میں ان کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈتا ہوں۔ مجھے کوئی کپڑا منگوا دو۔

تمام قصبہ احمدیت کے لئے تیار ہے

میرے جانے سے قبل ایبوکوٹہ میں مخالفین نے مختلف افواہیں اڑا رکھی تھیں۔ عوام کو مجھ سے بدظن کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر وہ تقریریں سننے اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کے پیغام سے اطلاع پانے پر شہر میں ایک محبت آمیز جوش پھیل گیا۔ اور بعض حاجی لوگ آئے۔ اور اپنی رؤیا سنائیں۔ حاجی حسن نے فرمایا "چار روز ہوئے۔ میں نے آپکو یہاں وعظ کرتے دیکھا تھا۔"

حاجی محمد باداماس "حج بیت اللہ سے واپسی پر میں نے ایک جماعت کو درس قرآن میں مصروف دیکھا۔ اور مجھے کہا گیا۔ کہ یہ مہدی کی جماعت ہے۔"

خاندان ریاست کے مسلمان ممبر نے کہا کہ "میں نے رات آپکو ہمیں پڑھاتے دیکھا۔"

ایک معزز الفا (مولوی) نے رؤیا سنائی کہ "میں نے دیکھا کہ ایک وائٹ مین (White man) آیا ہے اور کہتا ہے۔ کہ میں مہدی ہوں۔"

ان تمام رؤیا کی بناء پر لوگوں کی ایک بڑی جماعت بلکہ کل قصبہ تیار ہے۔ کہ حق قبول کرے۔ اور وہ سیدنا مسیح موعود کا پیغام قبول کرنے پر آمادہ ہے۔ میں نے صرف رئیس مسلمانان شہزادہ الفاعلی اگروگبی Prince alfaali کی جو فرمانروا رئیس کے چچا اور سابق فرمانروا کے بھائی ہیں۔ بیعت قبول کی۔ اور ان کو حق پر تیار اور پوری تبلیغ کے بعد احمدیت قبول کرنے پر آمادہ پاکر اور ان کی ضعیف معمر حالت کو دیکھ کر ان کی بیعت لے لی۔ اور مجھے کہا گیا ہے کہ یہ دراصل تمام شہر کی بیعت ہے۔ یعنی پندرہ ہزار نفوس احمدیت میں داخل ہو گیا ہے۔ لیکن میں ابھی تک اسے صرف ایک نہایت اہم شخص کی بیعت تصور کرتا۔ اور کل شہر کے باقاعدہ داخل بیعت ہونے تک اللہ کے فضلوں کا اظہار کرتا ہوا احتیاطاً یہی لکھتا ہوں کہ پندرہ ہزار آدمی انشاءاللہ تیار ہے۔

نائجیریا میں کام

میرے زندہ خدا کی تعریف ہو۔ اور میرے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے بروز احمد قادیانی علیہ السلام پر صلوٰۃ و سلام ہوں کہ مجھ ناتواں کی ادنیٰ خدمات کو قبول کر لیا۔ اور جس شہر کو میں آتے وقت حالت بے چینی میں چھوڑ آیا۔ اور حاکم و محکوم کے تعلقات کو ناخوشگوار دیکھا۔ اسے ۱۴ ماہ کے بعد جاتے وقت حالت امن میں ملاحظہ کرتا ہوں۔ اور جس جگہ مجھ سے پہلے قریباً ۱۰۰ احمدی تھے۔ مگر میری آمد کے وقت صرف ۲۰ آدمی باقاعدہ ممبر رہ گئے تھے۔ وہاں ۱۴ ماہ کی ناچیز کوشش کے بعد محض فضل الٰہی سے دس ہزار کی مخلص جماعت موجود چھوڑتا ہوں۔ جہاں صرف ایک اور وہ بھی کرایہ کی جگہ پر مسجد یا نمازگاہ احمدیہ تھی۔ وہاں اب ۱۰ عمدہ شاندار خوب آراستہ مساجد احمدیہ ہیں۔ جہاں "محمڈن" نام ایک گالی تھا۔ اب "احمدی مسلم" معزز نام ہے۔ اور جہاں لوگ احمدیت سے متنفر تھے۔ اب وہ صرف قریب بلکہ عجب نہیں کہ ۲۹ ہزار کی اور جماعت داخل سلسلہ احمدیہ ہو جائے یہ تو لیگوس کی کیفیت ہے۔ مگر اللہ کے فضل سے ایبوکوٹہ اور پورٹ ہارکورٹ میں بھی باقاعدہ جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔

ڈھومی میں مشن

ریاست ڈھومی علاقہ فرانس میں مشن قائم کر دیا جا چکا ہے۔ عزیزی اخویم اسمٰعیل تیتیا وہاں پر تجارت کے ساتھ تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ ان کی پہلی رپورٹ دربار خلافت میں ارسال کی ہے۔ باقاعدہ درس قرآن اور لیکچر ہوتے ہیں۔ وحشی مسلمانوں کو مہذب بنانے اور وحشی بت پرستوں کو مسلمان کرنے کی کوشش جاری ہے۔ چونکہ زبان وہاں بھی یوروبا ہے اسلئے تبلیغ کا کام آسان ہے۔ اخویم اسمٰعیل لکھتے ہیں کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک جماعت صرف اس امر کی منتظر ہے۔ کہ اکابر کی جماعت کوئی فیصلہ کرے تا مخالفت کے سامان جہاں تک ہو سکے۔ کم ہوں۔ "احمد المسیح الموعود" عربی اور انگریزی رسالجات فرنچ ٹیچنگ آف اسلام کی متعدد کاپیاں وہاں بھیجی جا چکی ہیں۔ اللہ کے فضل سے بہت امید ہے۔ ایک دوسرے سے جنگ کرنیوالے

مسلمان انشاء اللہ وحدت کا جام پیکر ایک امام کے ماتحت ہو جاوینگے ؛

ایک اخبار کی رائے

لیگوس کے نصف درجن اخبارات و رسائل میں سے متین و معقول صرف ایک اخبار ہے۔ اور وہ افریقن میسنجر The African Messenger ہے۔ اس اخبار نے ۴ اگست ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں بعنوان "جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس لیگوس میں آیندہ دسمبر میں ہوگی"۔ حسب ذیل نوٹ لکھا ہے:۔

مسلمانوں کے لئے یہ ایک قابل افسوس امر ہے کہ مولوی ا ے۔ آر۔ نیر لیگوس سے عنقریب گولڈ کوسٹ جانے والے ہیں تا وہاں کے احمدی مسلمانوں کے ساتھ اپنے وعدہ واپسی کا ایفا کریں۔ چونکہ لیگوس میں اور کوئی مبلغ نہیں ہے۔ اسلئے ان کی عدم موجودگی کا ان ایام میں بہت احساس ہوگا۔

"مولوی صاحب اسلامی سادگی کا ایک عمدہ نمونہ ہیں۔ اور اپنے مختصر قیام کے زمانہ میں انہوں نے مقامی مسلمانوں کے مختلف طبقوں سے خراج عقیدت حاصل کر لیا ہے۔ قیام لیگوس کے زمانہ میں مولوی صاحب نہایت مصروف رہے۔ وہ کبھی شہر کے مسلمان اکابر کے ساتھ چٹائی پر بیٹھے دکھائی دیتے تھے۔ اور کبھی اونچے ممبر پر سے مسلمانوں اور مسیحیوں کو انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ اپنے مجوزہ دورہ میں مولوی صاحب نہ صرف گولڈ کوسٹ اور سیرالیون کا سفر کرنے کی امید کرتے ہیں۔ بلکہ ان کا ارادہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو لائبیریا اور گیمبیا بھی جائیں۔ اور سال کے آخر میں مغربی افریقہ احمدیہ کانفرنس کے لئے لیگوس میں آئیں ؛

ہم مولوی صاحب کو ان کے مشن کی کامیابی پر مبارکباد دیتے اور خدا حافظ کہتے ہیں" ؛

اخلاص جماعت ۱۰۰ پونڈ چندہ

میں اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ نائیجیریا کی جماعت بہت مخلص ہے۔ خدا کے راستہ میں خرچ کرنے سے انکو دریغ نہیں۔ ان کے مقامی اخراجات اسقدر ہیں۔ کہ ابھی تک وہ مرکز کی طرف توجہ کرنے کے قابل نہیں ہوئے۔ تاہم میری اپیل پر مفصلہ ذیل سابق ممبران جماعت نے منارۃ المسیح کے لیمپوں کے لئے ۱۵ پونڈ ۲ شلنگ کی رقم حضور خلیفۃ المسیح میں ارسال کر دی ہے ؛

(۱) مسٹر محمد یعقوب پریذیڈنٹ مجلس منتظم ۰—۰—۷
(۲) مسٹر قاسم اجوسے امام مسجد احمدیہ نگجوسی ٹرسٹی ۰—۰—۷
(۳) مسٹر جبرائیل مارٹن سکرٹری جنرل ۰—۰—۷
(۴) مسٹر مشہود ڈیمالا تاجر ۰—۰—۷
(۵) مسٹر اشمو ابراہیم کلرک ۰—۰—۷
(۶) مسٹر بدرالدین تبی سوکون اسسٹنٹ سکرٹری ۰—۰—۷
(۷) مسٹر یوگن وائس پریذیڈنٹ ۰—۱۰—۳
(۸) مسٹر شوڈونڈے کلرک ۰—۱۰—۳
(۹) مسٹر اگباجی " ۰—۲—۲

کل میزان ۰۰—۲ شلنگ—۱۵ پونڈ

یہ رقم میرے ایک خطبہ جمعہ کا نتیجہ ہے۔ اور یہ اسوقت کا خطبہ ہے۔ جب جماعت کے مخلص افراد صرف ۳۰ تھے اور یہ سب سعطی انہی سابقون میں سے ہیں۔ میرے حریص قلب نے چاہا۔ کہ چونکہ منارۃ المسیح کی تکمیل پر بہت برکات کا نزول ہے۔ اس لئے روشنی کی تکمیل دسمبر سے پہلے ہو جائے اللہ کے مسیح نے ۴۰۰ روپیہ (گھڑیال) اور ۱۰۰ روپیہ لیمپ کے لئے طلب فرمایا تھا۔ مگر اس کے ادنیٰ نائیجیرین غلام آج ۵۰۰ کی بجائے ۲۲۷ روپیہ ۱۴ آنے محض لیمپوں کے لئے نذر کرتے ہیں۔ اور اگر ۵۰۰ روپیہ میں محض لیمپ آسکیں۔ تو بقایا رقم مد گھڑیال میں جمع رہیگی۔ جس کے لئے انشاء اللہ نائیجیریا اور معقول رقم دیگا

اس چندہ کے علاوہ ۵۰ پونڈ نئی جماعت نے اخراجات مبلغ کی مد میں چندہ دیا ؛

نظام جماعت

اللہ کی عنایت سے جماعت کو نظام کے نیچے لایا جا رہا ہے آنے سے قبل جو تین مجلسیں یعنی مجلس منتظم۔ مجلس کبریٰ اور مجلس پیشوایان مذہب میں نے مقرر کی تھیں۔ وہ اب باقاعدہ کام کرنے لگ گئی ہیں۔ اگرچہ یہ خط میں سالٹ پانڈ سے لکھ رہا ہوں۔ مگر نائیجیریا سے جو تازہ ڈاک آئی ہے۔ وہ یہ خوشخبری لائی ہے۔ کہ کام عمدہ بنیاد پر شروع ہے۔ تقریریں برابر ہوتی ہیں۔ درس جاری ہیں۔ مجلس ناظم و مجلس کبریٰ کے اجلاس ہو رہے ہیں۔ فنڈ جمع کرنے، نئی جماعت کی حسب ہدایات عاجز تربیت کی جا رہی ہے عورتوں اور مردوں میں خوب اخلاص ہے۔ عید الضحیٰ کی نماز نہایت شان کے ساتھ جماعت نے ادا کی۔ عورتیں پردہ کا لباس پہنکر لیگوس کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نماز کے لئے کثیر تعداد میں گئیں۔ ہر شخص اس حیرت انگیز تبدیلی پر احمدیت کی صداقت کا قائل ہے۔ الحمد للہ الحمد للہ ثم الحمد للہ ؛

لیگوس سے روانگی

لیگوس سے روانگی کے وقت میرے قلب پر بہت رقت تھی۔ اور نئی پرانی جماعت کا اخلاص دیکھ کر بار بار ان کے لئے دعا اور اپنے محسن مسیح موعود اور ان کی ذریت کے احسانات یاد آتے تھے۔ مجھ غریب کے لئے آبادی سے ساحل سمندر تک ایک جم غفیر دو رویہ تھا۔ ہر شخص مصافحہ کا متمنی تھا۔ مستورات چاہتی تھیں کہ وہ بندر تک مشایعت کے لئے جائیں۔ مگر میں نے ان کو مسجد سے ہی رخصت کر دیا۔ اللہ ان کے ساتھ ہو۔ یہ عورتیں انشاء اللہ آیندہ نسل کو عمدگی سے احمدیت میں تیار کرینگی۔ جہاز پر بار کشتیاں رات کے دس بجے تک احباب کو لیکر آتی رہیں اور میں اس شہر سے ۴ ماہ کے قیام کے بعد بہت خوش بہت مسرور اور اللہ تعالیٰ کا شاکر ہو کر رخصت ہوا۔ الحمد للہ الحمد للہ ثم الحمد للہ

متفرق

ساحل گولڈ کوسٹ پر میں اسوقت دورہ میں مصروف ہوں۔ یہاں کی جماعت بہت پھیلی ہوئی ہے۔ کئی سو میل کے رقبہ میں چار پانچ ہزار احمدی ہیں جو کسی گاؤں میں دو تین۔ کسی میں دس۔ کہیں اس سے زیادہ ہیں میں موٹر میں دورہ کرتا ہوں۔ مگر اکثر مقام ہیں کہ وہاں موٹر نہیں جا سکتی انشاء اللہ پیدل جاؤں گا۔ اس دورہ کی کیفیت اور مفصل حالات اگلے خط میں انشاء اللہ لکھونگا کل ۲۸۔ اگست کی شام کو اندرون ملک سے واپس آیا تھا صبح پھر جاتا ہوں۔ یہ خط رات کے وقت لکھ رہا ہوں۔ اسلئے احباب کرام خطوں کے جواب کا میری طرف سے انتظار نہ کریں۔ ہاں یہ مہربانی ہوگی کہ اس عاجز مسافر کو وطن اور پیاروں دوستوں کے حالات سے آگاہ کرنے کے لئے درست خط لکھتے رہیں۔ اور یقین رکھیں کہ مجھے سب یاد ہیں۔ سب کے لئے دعا گو ہوں ؛

طالب دعا:۔ عبدالرحیم نیر از سالٹ پانڈ۔ ۲۹۔ اگست ۱۹۲۱ء

پرکاش نے الفضل کا مطلب غلط سمجھا

کہا جاتا ہے کہ مالابار میں جاہل مسلمانوں نے زبردستی کچھ ہندوؤں کو "مسلمان" بنالیا۔ اسپر انگریزی خوان "شفیقان دین" اور جبہ پوش مولویوں نے متفقہ طور پر موپلوں کی اس جاہلانہ کارروائی کو خلاف اسلام بتایا ۲۶ر ستمبر کے الفضل میں "جبراً مسلمان بنانا" کے عنوان سے ایک مفصل مضمون لکھا گیا جسکے دوران میں وضاحت سے لکھا گیا تھا۔ کہ اسلام تو واقعی کسی پر مذہبی معاملہ میں جبر کو روا نہیں رکھتا مگر آجکل کے مسلمان اور بالخصوص علماء اس امید پر جی رہے ہیں کہ حضرت امام مہدی اور جناب عیسیٰ علیہ السلام آکر سب غیر مذاہب کے لوگوں کو تلوار کے ذریعہ مسلمان بنا لینگے۔ جب موپلوں کا یہ فعل انہی علماء کے نزدیک خلاف شریعت حقہ اسلامیہ ہے اور واقعی یہ بات بھی درست ہے تو امام مہدی اور جناب مسیح کا فعل کس طرح درست اور شریعت کے مطابق ہوگا۔

۲ر اکتوبر کے "پرکاش" نے "الفضل" کے اس مضمون میں سے یہ حصہ نقل کیا ہے۔ کہ

"یہ سب کچھ صحیح ہے کہ اسلام کسی کو جبراً مسلمان بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور صاف طور پر بتاتا ہے کہ دین میں جبر نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن کیا باوجود اس کے ہمارے مسلمان بھائیوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ امام مہدی جب ظاہر ہوں گے اور حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریںگے۔ تو تلوار کے ذریعہ تمام دنیا کو مسلمان بنا لینگے اور ان کے زمانے میں غیر مذہب کا کوئی انسان روئے زمین پر نہیں رہ سکیگا"

پرکاش اس کے متعلق لکھتا ہے۔

"اس کا جواب مسلمان ہی دے سکتے ہیں۔ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ احمدی ہمعصر کی رمز آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے وہ کہتا ہے کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کو امام مہدی مان لو تب تو اعتراض دور نہیں ہوتا۔ ورنہ اسلام کے مطابق جو جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو تلوار کے ذریعہ تمام دنیا کو مسلمان بنا لینگے"

نوٹ:۔ معلوم ہوتا ہے یہ "نہیں" غلطی سے لکھا گیا کیونکہ پرکاش کا جو مطلب ہے وہ اس "نہیں" سے نہیں نکلتا۔ (الفضل) یہ "جو" زائد ہے۔

یہ تو صحیح ہے کہ اسکا جواب دینا مسلمانوں کا فرض ہے مگر الفضل کی "رمز" کو سمجھتے ہوئے آریہ معاصر نے اسلام پر جو حملہ کیا ہے وہ اول تو بدنیتی ورنہ سخت درجہ کی ناواقفیت پر مبنی ہے اور تعجب یہ ہے کہ آریہ معاصر باوجود الفضل کی عبارت نقل کرنے کے غلط نتیجہ نکالتا ہے۔ الفضل کے مضمون کا جتنا حصہ پرکاش نے نقل کیا ہے وہی اس کے اعتراض کا خود جواب ہے۔ مگر نہیں معلوم کیوں پھر اسلام پر اعتراض کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

الفضل نے مذکورہ بالا مضمون میں صاف طور پر یہ بتایا ہے کہ اسلام تو زبردستی کسی کو مسلمان بنانیکا روادار نہیں۔ مگر باوجود اسکے موجودہ مسلمان عوام اور علماء تو اسلام میں مبعوث ہونے والے مصلحین کی یہ ڈیوٹی بتاتے ہیں کہ وہ لوگوں کو زبردستی مسلمان بنائینگے لیکن یہ ان کی غلطی ہے اور یہ ان کا عقیدہ اسلام کے خلاف ہے۔ جب اسلام مذہب میں سختی کے خلاف ہے تو امام مہدی اور مسیح کیوں سختی کرینگے۔ اور اگر کرینگے تو وہ اسلام کے خلاف ہوگی معلوم ہوا کہ یہ عقیدہ علماء کا غلط ہے اس کو چھوڑ کر ان کو سچے مہدی کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ جو کہتا ہے کہ

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

پس الفضل کا ہرگز یہ منشاء نہیں جیسا کہ اسکا محولہ مضمون زور سے بتا رہا ہے۔ کہ اسلام سختی کا موید ہے۔ الفضل تو یہی کہتا ہے۔ اور یہی اس نے کہا کہ اسلام سختی کا مخالف ہے سختی کے قائل مسلمان علماء ہیں جنہیں اپنے عقیدے کی اصلاح کرنی چاہیئے

وحی الہی کا دروازہ بند نہیں

:۔ مسٹر محمد علی نے اپنے مقدمہ میں جو بیان دیا ہے۔ اس میں ایک جگہ بلاضرورت اور بلاوجہ الہام الہی کو ہمیشہ کے لئے بند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ

"حضور (رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے وصال سے تین ماہ پہلے جبکہ وحی الہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوچکا حج مکہ کے لئے تشریف لیگئے" (زمیندار ۸ر اکتوبر ۱۹۲۱ء)

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسٹر محمد علی نے یہ ایسی بات بیان کی ہے۔ کہ اگر اسے درست مان لیا جائے تو اسلام بھی ایک ایسا ہی مردہ مذہب ماننا پڑتا ہے۔ جیسا کہ دوسرے مذاہب ہیں۔ کیونکہ وہ مذہب جو دنیا میں خدا تعالےٰ سے تعلق نہیں پیدا کرا سکتا۔ جو خدا تعالےٰ کے کلام سے مشرف نہیں کر سکتا۔ جو خدا تعالےٰ سے شرف ہمکلامی نہیں بخش سکتا وہ زندہ مذہب نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ اس کا خدا زندہ خدا ہو سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں مشرکوں کے مقابلہ میں متعدد مقامات پر ان کے معبودوں کے باطل ہونے کی یہ دلیل دی ہے۔ کہ وہ بولتے نہیں۔ وہ اپنے ماننے والوں کی پکار کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ اب اگر وحی الہی کے دروازہ کو بند مانا جائے۔ تو خدا تعالےٰ پر بھی وہی اعتراض وارد ہوگا۔ جو معبودان باطلہ پر خود خدا تعالےٰ نے کیا۔

سمجھ میں نہیں آتا خدا تعالےٰ کو کلام کرنے کی صفت سے کیوں محروم کیا جاتا ہے۔ اور اس میں کیا فائدہ مدنظر ہے۔ اگر خدا ہمیشہ سے اپنے بندوں کے ساتھ کلام کرتا آیا ہے۔ تو ہمیشہ تک کرتا رہیگا۔ اور اس کی یہ صفت کبھی معطل نہ ہوگی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ اس لئے نہیں آئے تھے۔ کہ آپ کے آنے کے بعد خدا تعالےٰ میں کلام کرنے کی صفت نہ رہے۔ اور نہ آپ اس لئے آئے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ آیندہ اپنے بندوں کو شرف کلام سے محروم کر دے۔ اور کسی کو اپنے قرب اور رضا مندی کی گود میں نہ لے۔ بلکہ آپ تو لوگوں کو خدا کے محبوب بنانے آئے تھے۔ اور آپ کے ذریعہ انسان خدا تعالےٰ کے پیارے بنے اور بنتے رہینگے۔ پھر کیا یہ ممکن ہے کہ خدا اپنے محبوب اور پیاروں سے کلام نہ کرے۔

کاش مسلمان سمجھیں۔ کہ وہ کیسے غلط اور خلاف اسلام عقائد کو اپنے دل میں جگہہ دئے ہوئے ہیں۔ اور کس طرح اسلام کی مقدس تعلیم کے خلاف چل رہے ہیں۔ ایسی صورت میں کیونکر امید کی جاسکتی ہے۔ کہ مسلمان بھی کامیابی اور کامرانی کا منہ دیکھ سکینگے۔ اور جن مصائب و آلام میں مبتلا ہیں۔ ان سے رہائی پا لینگے *

ہندو مسلم اتحاد اور گائے کی قربانی

پر

ملفوظات حضرت مجدد الف ثانیؒ

ہمارے اکثر مسلمان بھائی جو اس وقت ہندو مسلم اتحاد کے شیدائی اور دینی و دنیوی ترقیوں کا دارومدار زیادہ تر ہندو لیڈروں کی رہنمائی پر ہی منحصر جانتے ہیں اور گذشتہ دو تین سالوں سے ہندو صاحبان کے خوش کرنے کی لئے عید قربان کے موقعہ پہلے سے ہی ہر شہر و دیہات میں بڑی مستعدی اور جانفشانی سے مسلمانوں کو متواتر فہمائش کرتے رہے ہیں۔ کہ خدا کے واسطے اس اسلامی شعار سے ایک دم دست بردار ہو جاؤ۔ مبادا ہندو صاحبان مسلمانوں سے ناراض اور آزردہ خاطر ہو جائیں۔ اور پھر ہم مقصد خلافت میں ہمیشہ کے لئے ناکام رہ جائیں گے۔ بعض ملا اور مولوی صاحبان نے تو یہاں تک فتوے دیدیا کہ قربانی کا نقد روپیہ ہی خلافت فنڈ میں دیدو۔ یہ کافی ہے۔ بعضوں نے مشتہر کر دیا کہ شریعت اسلام میں گائے کی قربانی ایسی ضروری نہیں ہے۔ دوسری حدیثوں میں جانوروں بکری و بھیڑ کی قربانی بلکہ افضل بتائی گئی ہے۔ غرض ہر طرح سے عوام اہل اسلام کو روکا گیا کہ اس شعار اسلامی کی بجا آوری سے باز رہیں بلکہ ہندوؤں کی طرح ایک حد تک اس کی گوشت خوری سے نفرت پھیلانے کی اندر ہی اندر کوشش ہو رہی ہے اور جب کوئی بندۂ خدا بلحاظ حرمت و احترام شعار اسلامی انکو فہمائش کرنا چاہتا ہے تو سخت برا مناتے ہیں۔ اور ایسے شخص کو جماعت میں پھوٹ اور اتفاق و اتحاد کے رنگ میں بھنگ ڈالنے والا خیال کیا جاتا ہے۔ ایسے حقیقت حال سے بےخبر مسلمانوں اور جوشیلے نوجوانوں کو چونکہ حضرت احمد قادیان کے ایک خادم کی بات تو خواہ قند و نبات ہی کیوں نہ ہو سخت تلخ و بدمزہ معلوم ہوتی ہے لہذا ذیل میں حضرت احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سرہندی جو ہزار سال ہجری کے گذر جانے کے بعد جہانگیر بادشاہ کے عہد میں اپنے وقت کے مجدد تھے۔ ان کے مکتوبات شریف سے دو تین اقتباسات درج کرتا ہوں۔ جس سے واضح ہو جائے گا کہ ہندو مسلم اتحاد کہاں تک موجب خیر و برکات قابل اعتماد ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ کہ مسئلہ قربانی گاؤ ایک خاص شعار اسلامی کی شان رکھتا ہے یا نہ اور یہ کہ اس کی بجا آوری بکمال پابندی اس ملک میں ضروری ہے یا نہ ؟

۱۔ مکتوب بنام لالہ بیگ

"زادکم اللہ و ایاکم حمیۃ الاسلام۔ عرصہ تخمیناً ایک صدی سے اسلام پر اس قسم کی غربت چھا رہی ہے کہ کافر لوگ مسلمانوں کے شہروں میں صرف کفر کے احکام جاری کرنے پر راضی نہیں ہوتے۔ بلکہ چاہتے ہیں۔ کہ اسلامیہ احکام بالکل دور ہو جائیں اور اسلام اور اہل اسلام کا کچھ اثر نہ رہے۔ اور اس حد تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان شعار اسلامی کو ظاہر کرتا ہے۔ تو قتل کیا جاتا ہے۔ گائے کا ذبح کرنا ہندوستان میں اسلام کا بڑا شعار ہے۔ کفار جزیہ دینے پر شاید راضی ہو جائیں۔ مگر گائے ذبح کرنے پر ہرگز راضی نہ ہونگے۔ سلطنت کے ابتدا ہی میں اگر مسلمانی نے رواج پا لیا۔ اور مسلمانوں نے اعتبار پیدا کر لیا تو بہتر ورنہ نعوذ باللہ اگر توقف ہو گیا تو مسلمانوں پر کام بہت مشکل ہو جائے گا الغیاث الغیاث الغیاث۔ دیکھئے کون صاحب دولت اس سعادت کو حاصل کرتا ہے اور کون بہادر اس دولت کو چھین لیتا ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ثبتنا اللہ وایاکم علی متابعۃ سید المرسلین و علی آلہ من الصلوات افضلہا و من التسلیمات اکملہا مکتوب نمبر ۸۱

مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ اردو مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۷۹

۲۔ بنام شیخ زید صاحب

"جس نے اہل کفر کو عزیز رکھا اس نے اہل اسلام کو خوار کیا۔ کافروں کو اپنی مجلسوں میں جگہ دینا اور ان کی ہمنشینی کرنا اور ان کے ساتھ گفتگو کرنا سب اعزاز میں داخل ہے۔ اگر کوئی دنیاوی غرض ان کے متعلق ہو جو ان کے بغیر حاصل نہ ہوتی ہو۔ تو پھر بھی بے اعتباری کے طریق کو مد نظر رکھکر بقدر ضرورت ان کے ساتھ میل جول رکھنا چاہئے۔ اور کمال اسلام تو یہ ہے کہ اس دنیاوی غرض سے درگذر کریں۔ اور ان کی طرف نہ جائیں۔ حق تعالیٰ نے اہل کفر کو اپنا اور اپنے پیغمبر کا دشمن فرمایا ہے۔ پس ان خدا اور رسول کے دشمنوں کے ساتھ ملنا جلنا اور محبت کرنا بڑا بھاری گناہ ہے۔ کم سے کم ضرر انکی ہمنشینی اور ملنے جلنے میں یہ ہے کہ احکام شرعی کے جاری کرنے اور کفر کی رسموں کو مٹانے کی طاقت مغلوب ہو جاتی ہے۔ اور دوستی کا حیا اس کا مانع ہو جاتا ہے۔ اور یہ ضرر حقیقت میں بڑا ضرر ہے ؎

خواجہ پندارد کہ مرد واصل است
حاصل خواجہ بجز پندار نیست

××××× ہندوستان میں اہل کفر سے جزیہ دور ہونے کا باعث یہی ہے کہ اہل کفر اس ملک کے بادشاہوں کے ساتھ ہمنشین ہیں ××× بادشاہوں کو کیا لائق ہے کہ جزیہ لینے سے منع کریں ؟ ××× ان سے کچھ پوچھنا اور اس کے موافق عمل کرنے میں ان دشمنوں کی کمال عزت ہے۔ بھلا جو کوئی ان سے ہمت طلب کرے اور ان کے ذریعہ دعا مانگے۔ وہ کیا فائدہ دیگی۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ "وما دعاء الکافرین الا فی ضلال" قبولیت کا یہاں کیا احتمال ہے ؟ ہاں اسقدر فساد ضرور لازم آتا ہے کہ ان کی عزت بڑھ جاتی ہے۔ اگر یہ دعا بھی کرینگے تو اپنے بتوں کو درمیان میں وسیلہ لائیں گے۔ تو خیال کرنا چاہئیے کہ یہ معاملہ کہاں سے کہاں تک پہنچ جاتا ہے۔ اور مسلمانی کی بو بھی رہنے نہیں دیتا۔

ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ جب تک تم میں سے کوئی دیوانہ نہ ہو جائے مسلمانی تک نہیں پہنچتا۔ اس دیوانہ پن سے مراد یہ ہے کہ کلمۂ اسلام کے بلند کرنے کیلئے اپنے نفع و ضرر سے درگذر کیا جائے۔ مسلمانی کے ساتھ جو کچھ ہو جائے ہونے دو۔ اگر اس کے ساتھ کچھ نہ ہو تو کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ مسلمانی خدائے تعالیٰ اور اس کے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضامندی ہے اور رضائے (مولیٰ) سے بڑھکر کوئی دولت نہیں ہے۔ رضینا باللہ تعالیٰ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نبیاً و رسولاً۔ دیکھو مکتوب نمبر ۱۶۲ صفحہ ۲۷۶

۳۔ فاضل مترجم قاضی عالم دین لکھتے ہیں کہ جہانگیر بادشاہ سخت بیمار پڑ گیا تھا۔ زندگانی کی کچھ امید باقی نہ رہی تھی۔ آخر حضرت مجددؒ ہی کی دعا سے خدا نے بادشاہ کو شفا عطا فرمائی۔ تو وہ آخر آپ کے قدموں پر گر کر سلسلہ طریقت میں داخل ہوا اور یہ احکام شرعی جاری کئے گئے۔

۱۔ سجدہ دربار بند کیا گیا ۲۔ جو حکم حوف کیا گیا ۳۔ گاؤکشی میں آزادی

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(بسلسلہ ۸ - اکتوبر ۱۹۲۱ء - بعد نماز ظہر)

ملکی معاملات

ملکی معاملات کے ذکر پر فرمایا۔ جو لوگ گورنمنٹ کی طرفداری کا دم بھرتے ہیں۔ اگر وہ ہمت کریں۔ اور گالیوں اور پتھروں وغیرہ سے نہ ڈریں تو وہ بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ مگر گورنمنٹ کے طرفدار بالعموم وہ لوگ ہیں۔ جو ذاتی فائدہ کے لئے نہ اصول کے طور پر گورنمنٹ کے خیر خواہ ہیں۔ فرمایا۔ ماڈریٹ لیڈروں میں بعض لوگوں نے یہ جرأت دکھائی۔ مثلاً مسٹر شاستری باوجود بمبئی کے نان کواپریٹروں کی بدسلوکی کے اپنی منائے ہی رہے۔ فرمایا میں مسٹر شاستری کو زیادہ دیانتدار اور با اصول سمجھتا ہوں۔ دیکھو باوجود عزت افزائی کے جہاں ان کو موقعہ ملا ہے۔ انھوں نے آزادانہ اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ یہ نہیں کہ اپنی عزت افزائی کی خاطر ملک کی بہتری کے خیال کو چھوڑ دیا ہو۔

فرمایا۔ اگر گورنمنٹ کے طرفدار دیانتداری سے بغیر لومۃ لائم کی خوف کے کام کریں۔ تو کامیاب ہو جائیں انکی پرواہ نہ کریں کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ وہ جرأت سے کام لیں۔ ان کو ضرور کامیابی ہوگی۔ فرمایا یہ انبیاء ہی کی شان ہوتی ہے۔ کہ ایسے ہوتے ہیں۔ لوگ خواہ کچھ بھی کریں۔ وہ اپنے اصول کو نہیں چھوڑتے۔ آخر دنیا ان کی بات مانتی ہے ؛

فرمایا۔ لوگ ہمارے مخالف ہیں۔ مگر بہت دفعہ ہماری بات مؤثر ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم صاف صاف بات کہدیتے ہیں۔

فرمایا۔ جو طریق نان کواپریٹروں نے اختیار کیا ہے وہ درست نہیں۔ اس طرح اگر سوراج بھی مل جائے۔ تو یہ لوگ مطمئن نہیں ہو سکتے۔ اصل بات یہ ہے کہ ملک سے Crimes (جرائم) دور کئے جائیں۔ اول تو جرم خواہ وہ ہندو کریں یا مسلمان اسکو دونوں قومیں نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ مسلمان کیا تو ہندو کہدیں۔ چھوڑ دو یا ہندو کریں۔ تو مسلمان کہیں انہیں معاف کر دو۔ اس طرح جرم کی سزا کا خوف کم ہو رہا ہے۔ اور لوگ جرم کو معمولی بات سمجھنے لگے ہیں۔ دوسرے لوگوں میں اطمینان اور عرفان پیدا کیا جائے۔ جو اس زمانہ میں کم ہے۔ امن کی بحالی کے لئے جو طریق اختیار کئے جاتے ہیں۔ وہ غلط ہیں مادیت کا اتنا زور ہے کہ ہمارے ہاں بھی ایثار کی کمی ہے۔ یا تو ایک وقت وہ تھا کہ لوگ یہاں آکر مفت کام کرتے تھے۔ اور خوش ہوتے اور فخر کرتے تھے یا اب جو تنخواہ بھی دی جائے۔ اسکو کم کہا جاتا ہے۔ موجودہ طریق جو بے صبری کا ہے۔ یہ بے چینی کا باعث ہے۔ یہ خواہ کسی کی حکومت ہو۔ دور نہیں ہو سکتا۔ جب تک روحانیت نہ پیدا ہو ؛

(۸ - اکتوبر ۱۹۲۱ء - بعد نماز عصر)

بیعت

مندرجہ ذیل تین شخصوں نے بیعت کی۔

(۱) عبدالرحیم خان صاحب ساکن کنیتھاں۔ ضلع ہوشیارپور

(۲) اکبر علی صاحب ساکن سجان پور۔ ضلع گورداسپور

(۳) شیخ احمد صاحب۔

فرمایا۔ یورپین اقوام میں اسوقت تک عملی اسلام داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ موجودہ حالت سے نہ نکل جائیں ؛

افریقہ میں احمدی

خان صاحب منشی فرزند علی صاحب نے جو حضرت خلیفۃ المسیح کی ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے۔ کہا کہ غیر مبایعین کی طرف سے اعتراض ہوا ہے۔ کہ افریقہ میں کوئی احمدی نہیں ہوئے۔ فرمایا انکی تو درسوں اور نمازوں اور بالخصوص عید پڑھنے کی تصویریں آئی ہیں۔ عید کی تصویر میں ہمارے جلسے کے برابر ان کا مجمع ہے۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب مقتدی ہیں۔ اگر وہ امام ہوتے۔ تب بھی اعتراض ہو سکتا تھا کہ یونہی امام بن گئے۔ اور ظاہر کیا کہ یہ لوگ ان کے ہاتھ پر سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور احمدی ہو گئے ہیں۔ مگر امام انہی لوگوں کا الفا (Alfa) ہے۔ اور ماسٹر صاحب مقتدی ہیں۔

فرمایا سینما میں وہ فوٹو جو آئے ہیں۔ دکھائی جائیں تو اچھا ذریعہ تبلیغ ہو سکتا ہے۔

مسٹر فضل کریم بی اے لا کالج علی گڈھ نے کہا پچھلے سال میں نے بمبئی میں سینما دیکھا تھا اسمیں دو کنگ کی نماز کی تصویر دکھائی گئی تھی۔ اور لوگ تو سجدے میں تھے مگر الٹا پیٹرے بیبیوں میں بوتلیں ڈالے ہوئے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

(بعد نماز ظہر)

ملک مولا بخش صاحب کورٹ انسپکٹر گورداسپور نے ملاقات کی۔ فرمایا کہ آپ کا سورہ کہف کے متعلق خط پہنچا تھا میرے پچھلے سال کے درس کے نوٹ ریویو میں چھپے ہیں۔ کیا آپ نے وہ پرچہ نہیں پڑھا۔

ملک صاحب۔ نہیں میں نے نہیں پڑھا۔ کیا تحقیق ہو گئی؟

کہف کے متعلق تحقیقات

فرمایا۔ ہاں میرے نزدیک تحقیقات مکمل ہو گئی ہے۔ یہ کہف "روم" میں ہے جو اندر ہی اندر تین سو میل کے رقبہ کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اسکو کیٹکومز کہتے ہیں۔ وہ وہیں تو ایک شہر کی طرح۔ لیکن اگر انکو پھیلایا جائے۔ تو کم از کم تین سو میل کا اندازہ کیا گیا ہے اور زیادہ سے زیادہ نو سو میل کا۔ ان کے متعلق بہت سی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اور محققوں نے جو کچھ شائع کیا ہے اور جو تصویریں وغیرہ دی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے عیسائیوں کا مذہب موجودہ عیسائیوں کے بالکل خلاف تھا وہ توحید کے قائل اور تثلیث کے منکر تھے۔

فرمایا۔ عیسائی جہاں بھی گئے ہیں۔ وہاں انہوں نے اس قسم کی غاریں بنائی ہیں۔ روم کے علاوہ الگزنڈریا اور سسلی وغیرہ میں بھی یہی طریق رکھا ہے۔ شاید یہ غاریں بنانے کی رسم حضرت مسیح کے قبر میں رکھے جانے کی یادگاریں ہو ؛

فرمایا۔ وہ بہت مخفی رستے بناتے تھے۔ اور سوراخوں پر خاص خاص نشانات ہوتے تھے۔ جن کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا تھا۔ بلکہ وہاں کا رہنے والا ہی سمجھ سکتا تھا۔ پولیس والے حیران ہو جاتے تھے۔ کیونکہ اگر وہ سخت جد و جہد کے بعد ایک سوراخ کا پتہ لگانے میں کامیاب ہو جاتے تھے تو آگے بہت سے نشان نظر آتے تھے۔ اور ان کے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہوتا تھا کہ ان نشانوں میں کونسا نشان صحیح راستہ بتانے کے لئے ہے ؛

فرمایا۔ ہمارے ہاں جو قصے کہانیاں مشہور ہیں ان میں کا بہت سا حصہ تاریخی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ ہمارے

آریوں سے مباحثات

مسئلہ تناسخ

۱۳ - اکتوبر ۱۹۲۱ء آریوں سے مسئلہ تناسخ پر مدرسہ احمدیہ کے صحن میں مباحثہ ہوا۔ آریہ مناظر مہاشہ دہرم بھکشو صاحب نے اپنی ابتدائی تقریر میں تناسخ کو ثابت کرنے کے لئے وہی بات پیش کی جسے تمام قائلین تناسخ عام طور پر پیش کیا کرتے ہیں کہ دنیا میں یہ جو اختلاف پایا جاتا ہے ایک غریب ہے ایک امیر۔ ایک اندھا ہے ایک سوجاکھا وغیرہ یہ تناسخ کی وجہ سے ہے۔ ورنہ جب خدا منصف ہے۔ تو اس نے یہ اختلاف کیوں رکھا۔

اس دلیل کے ساتھ مہاشہ جی نے نہایت غلط طور پر قرآن کریم کی بعض آیات پڑھ کر جنمیں بتایا گیا ہے کہ انسان کو اس کے اعمال کا بدلا دیا جائیگا کہا کہ قرآن سے بھی تناسخ ثابت ہے۔

مہاشہ جی کی تقریر کے بعد جو مقررہ وقت آدھ گھنٹہ سے بھی کم وقت میں ختم ہو گئی۔ جناب حافظ روشن علی صاحب نے اپنی دس منٹ کی تقریر میں فرمایا۔ یہ دلیل کہ دنیا میں اختلاف ہے ظاہر نہیں کرتی کہ اسکی وجہ تناسخ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مختلف قابلیتوں کی وجہ سے اختلاف ہو۔ مہاشہ جی نے خدا کو عادل کہا ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ عادل کی تعریف کیا ہے اور بے عدلی کیا۔ بے انصافی یہ ہوتی ہے کہ کسی کا جو حق ہو وہ اُسے نہ دیا جائے۔ مہاشہ جی کا فرض تھا۔ وہ ثابت کرتے کہ انسانوں کا ایشور کے ذمہ یہ حق ہے مگر ایشور کے ذمہ کسی کا کوئی حق نہیں۔ جس حالت میں وہ پیدا کرے۔ وہی احسان ہے۔

مہاشہ جی نے تسلیم کیا ہے کہ رُوح بغیر جسم کوئی عمل نہیں کر سکتی۔ اسلئے تناسخ کے رُو سے ضروری ہوا کہ رُوح خود بخود جسم سے ملی ہو۔ اور پھر خدا نے اسپر تصرف کیا ہو۔ ورنہ جبکہ رُوح مادہ خود بخود ہیں تو پھر ان پر خدا کا تصرف عدل کے خلاف ہے۔

پھر ایشور۔ رُوح مادہ جب ہمیشہ سے ہیں تو انہیں جو اختلاف ہے۔ وہ ان کے کونسے اعمال کی وجہ سے ہے۔ ایشور کونسے اعمال کی وجہ سے رُوح اور مادہ پر حاکم بن گیا۔ اور رُوح کونسے اعمال کی وجہ سے محکوم ہو گئی۔ اور مادہ نے کونسے اعمال کئے کہ رُوح کے تصرف میں کر دیا گیا۔

پھر یہ اعتراض ہے کہ اگر پرمیشور مختلف جونوں میں سزا کے طور پر ڈالتا ہے تو یہ کیوں نہیں بتاتا کہ فلاں جرم کی وجہ سے گھوڑے کی جون میں فلاں کی وجہ سے کتے کی جون میں۔ اور اسی طرح اور جونوں کے متعلق کچھ نہ نہیں بتاتا تاکہ ان افعال سے لوگ بچ سکیں۔ یہ کیسا خدا ہے جو اندھا دھند اور وہ بدیوں میں مبتلا ہو جائینگے۔ پکڑ کر جیل میں ڈال دیتا ہے اور جرم نہیں بتاتا۔

پھر اگر یہ بات خدا بتا دیتا تو جس چیز کی جس وقت ضرورت ہوتی اسی کے مطابق افعال کر کے وہ چیز پیدا کر لی جاتی۔

یہ اور اسی قسم کے اور اعتراضات کے مہاشہ جی آخر تک کوئی جواب نہ دے سکے اور اپنی پوزیشن کو چھوڑ کر اُلٹے اعتراض کرنے لگے۔ اور قرآن کریم کی آیات غلط طور پر پیش کرتے رہے حالانکہ انہیں صاف طور پر آیات سے بتا دیا گیا تھا کہ انہیں قیامت کا ذکر ہے کہ قیامت کو اعمال کا بدلا ملیگا۔ اور اسے کوئی عقلمند تناسخ نہیں کہہ سکتا۔ تناسخ تو اس دنیا میں دوسری جون میں جانے کا نام ہے لیکن مہاشہ جی چونکہ کسی اعتراض کا جواب نہ دے سکتے تھے اسلئے اسی قسم کی باتیں پیش کر کے اپنا وقت ختم کرتے رہے۔

کیا وید کامل الہامی کتاب ہے

دوسرے دن پہلے وید کے کامل الہامی کتاب ہونے پر گفتگو ہوئی۔ آریوں کی طرف سے برہمچاری بدھ دیو صاحب نے پہلی تقریر کی۔ اور بیان کیا کہ الہامی کتاب (۱) مخلوق سے پہلے ہونی چاہیئے (۲) وید ساری دُنیا کے لئے ہے۔ اور اسمیں حیوانوں پر بھی رحم کرنے کی تعلیم دیگئی ہے (۳) اسمیں پریم کی مہما گئی ہے (۴) اسمیں برہمچریہ کا اپدیش دیا گیا ہے (۵) تعلیم حاصل کرنے کا طریق بتایا گیا ہے (۶) کرم کا مسئلہ وید میں ہے۔ اسپر جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب نے تنقید کرتے ہوئے کہا۔ برہمچاری صاحب نے وید کی تعلیم کے متعلق جو حوالے پیش کئے ہیں۔ وہ چونکہ اتھرو کے ہیں جو کہ زیر بحث ہے کہ وہ وید ہے یا نہیں اسلئے ناقابل توجہ ہیں۔ پہلے یہ ثابت کیا جائے کہ وہ چوتھا وید ہے اور پھر اس سے حوالے دئے جائیں۔

رہی یہ بات کہ الہامی کتاب ابتدائے آفرینش میں ہو۔ اسپر سوال ہے کہ وید صرف چار انسانوں کو کیوں دئے گئے۔ دوسرے لوگ کیوں اس کے مستحق نہ تھے۔

پھر ایسے حوالے وید میں موجود ہیں۔ جن سے پایا جاتا ہے کہ وید ابتدا میں نہیں نازل ہوئے۔ کیونکہ آتا ہے۔ تمہارے بزرگ علوم کے ماہر گذر چکے ہیں۔

پھر سوامی دیانند جی لکھتے ہیں۔ آدھ سرشٹی میں سب لوگ بچوں کی طرح پاک تھے۔ کوئی قانون نہیں تھا۔ یہ حالت پانچ سال تک رہی پھر وید نازل ہوئے۔ اس سے وید کے ابتدا میں نازل ہونے کا خیال باطل ہو گیا۔

کہا گیا ہے کہ وید میں محبت کی تعلیم ہے کیا جس کتاب میں محبت کی تعلیم ہو۔ اُسے آریہ الہامی مان لینگے۔ برہمچریہ کی تعلیم پر بڑا فخر کیا گیا ہے لیکن تمام عمر کا برہمچریہ بالکل خلاف قانون قدرت ہے۔ اگر اسپر عمل ہو تو دنیا کا خاتمہ ہو جائے۔ اور مقررہ وقت تک بھی ناقص تعلیم ہے کیونکہ بعض اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتے۔ ان کے لئے مصیبت ہو گی۔

رہی یہ بات کہ رُوح مادہ ایشور کو وید میں انادی مانا گیا ہے۔ اگر مادہ اور رُوح انادی ہے تو پھر ایشور کی کیا ضرورت؟ وہ کس کام کے لئے ہے۔ اگر کہو۔ رُوح مادہ کو جوڑنے کے لئے تو بتائیے رُوح و مادہ کا اتصال قدیم ہے یا حادث۔ اگر قدیم ہے تو ایشور کی ضرورت کیا۔ اور اگر حادث ہے تو معلوم ہوا۔ ایک وقت اتصال نہیں تھا پھر ایشور نے اتصال کیا۔ اس لئے بتائیے۔ جس وقت اتصال نہیں تھا اسوقت پرمیشور کیا کرتا تھا۔

اسکے بعد وید میں پرمیشور کا جو عجیب و غریب نقشہ کھینچا گیا ہے وہ دکھایا گیا اور ہر ایک بات کو وید اور مستند کتب کے حوالے سے پیش کیا گیا۔

یہ ایسے زبردست اعتراض تھے کہ برہمچاری صاحب اخیر وقت تک ان کے جواب سے عہدہ برآ نہ ہو سکے۔ انہوں نے بعض حوالوں کی اپنی طرف سے تشریح اور تاویل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس طرح وہ اور زیادہ الجھن میں پھنس گئے۔ اور آخر کہنے لگے کہ آپ تو اعتراض پر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ میں کیا کروں۔

قرآن کریم کامل الہامی کتاب ہے

اس بحث کے بعد قرآن کریم کے الہامی ہونے پر جناب شیخ صاحب موصوف نے تقریر کی۔ اور بتایا۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو نجات کا صحیح راستہ بتاتا ہے اور اس دنیا میں نجات پالینے کا یقین کرا دیتا ہے۔ اسلام میں ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتے رہے ہیں۔ اور اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب ہوئے ہیں۔ آپ نے نشانوں اور دعاؤں سے ثابت کر دیا کہ انسان اسی دنیا میں اللہ سے تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ یہ قرآن کریم کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی کتاب نہیں جو نمونہ پیش کر سکے۔ عقلی دلائل میں غلط اور درست ہونے کی گنجائش ہوتی ہے مگر مشاہدہ کا انکار کوئی عقلمند نہیں کر سکتا۔ اسلئے اسلام جو مشاہدہ کراتا ہے۔ یہ بہت بڑا نشان ہے۔ اسکے بعد قرآن کریم کی رُو سے گناہوں کے معاف ہونے کی حقیقت بتائی گئی اور ساتھ ہی تناسخ کو رد کر کے دکھایا گیا۔

اسپر تنقید کرنے کے لئے مہاشہ بھکشو صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا اُلٹے ہی کہا۔ اسلام کا خدا تو ایسا ہی جو اونٹنی پر سوار ہوتا ہے اور حوالہ پیش کیا کہ ھٰذہٖ ناقۃ اللہ یہ خدا کی اونٹنی ہے (نعوذ باللہ) لکھا ہے۔ اللہ نے مٹی پھینکی۔ آدم کے اندر رُوح پھونکی۔ آگ سے آواز آئی کہ میں تیرا رب ہوں۔ قرآن میں قسمیں کھائی گئی ہیں۔ نمونہ مرزا صاحب کو پیش کیا گیا ہے۔ مگر انکی پاکیزگی کی کوئی دلیل نہیں دی۔

تمثیل کل قرآن سے بتایا تھا کہ خدا دوسری زندگی دیگا۔ آج اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ دوبارہ اس دنیا میں کسی کو زندہ نہیں کریگا۔ یہ تو اختلاف ہو گیا۔

اسکے جواب میں مہاشہ جی کو بتایا گیا کہ حضرت مرزا صاحب کی پاکیزگی کے متعلق آپکے دشمنوں اور مخالفوں تک کی شہادتیں موجود ہیں جو باہر کے اور یہاں کے بھی ہیں اور آپ نے چیلنج دیا تھا کہ کوئی عیب میری زندگی میں ثابت کرو۔

قرآن میں قسمیں کھائی گئی ہیں۔ تو اس میں کیا حرج ہے اس پر جو اعتراض پڑتا ہے۔ وہ پیش کیا جائے۔ ناقۃ اللہ کے یہ معنی کرنا کہ خدا اونٹنی پر سوار ہوتا ہے۔ مہاشہ جی کی قرآن دانی کا ثبوت ہے۔ رہی یہ بات کہ اللہ کی اونٹنی۔ اس پر کیا اعتراض ہے۔ اونٹنی کیا سب مخلوق خدا کی ہے ✦ معمولی وجہ سے بھی نسبت دی جاتی ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے گھوڑے کی زین یا میز کا کپڑا۔ زین گھوڑے کی نہیں ہوتی۔ مالک کی ہوتی ہے۔ اسی طرح میز کا کپڑا۔ چونکہ اونٹنی کو خدا نے اپنا نشان بنایا تھا۔ اس لئے اسے خدا کی اونٹنی کہا گیا۔ اس سے یہ کسطرح نکلا کہ خدا اونٹنی پر سوار ہوتا ہے۔

مکار کا لفظ عربی ہے۔ اور اس کے معنے تدبیر کرنے والا ہیں۔ اردو کے معنی اس سے نہیں لئے جا سکتے۔ اور اگر دوسری زبان کے لفظ کو اس طرح اور زبان میں استعمال کر کے اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ تو کیا مہاشہ جی بتلائینگے۔ کہ جب وہ سندھیا میں ادم سواہا کہتے ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ پرمیشور پر سواہ یعنی راکھ ڈالتے ہیں۔ کیونکہ پنجابی میں سواہ راکھ کو کہتے ہیں۔

آدم میں روح پھونکنے پر کیا اعتراض ہے۔ ہر ایک روح خدا تعالےٰ کی ہے اور وہی جسم میں ڈالتا ہے۔ اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا۔ اس کے سمجھانے کے لئے میں مثال دیتا ہوں۔ اس وقت کہا جا سکتا ہے۔ کہ مناظرین اس مجلس کی روح ہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ مناظرین لوگوں کے اندر گھسے ہوئے ہیں۔ نہیں۔ اسی طرح خدا کے نور کا ذریعہ قائم ہے۔ اگر خدا اپنا نور ہٹا لے تو کچھ بھی نہ رہے ✦ مہاشہ جی نے کہا۔ کہ قرآن میں لکھا ہے آگ کے اندر سے خدا کی آواز آئی۔ مہربانی کر کے وہ یہ الفاظ قرآن سے دکھلائیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مٹھی پھینکنے کو خدا تعالےٰ نے اپنی طرف اس لئے منسوب کیا ہے۔ کہ اس کا جو نتیجہ ہوا۔ جو کسی انسان کی مٹھی پھینکنے کا نہیں ہو سکتا۔ اس کو خدا نے ہی مرتب کیا۔ اور اس مٹھی میں خدا نے ہی ایسا اثر ڈالا۔

میں نے اپنی تقریر میں بتایا تھا۔ اور اب پھر کہتا ہوں۔ کہ سوائے اسلام کے کوئی مذہب ایسا نہیں ہے۔ جو دنیا میں خدا سے تعلق رکھنے والے انسان کا نمونہ پیش کر سکے۔ صرف اسلام کو ہی یہ فضیلت حاصل ہے۔ اور اسی نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو پیش کیا اور اب حضرت خلیفۃ المسیح موجود ہیں۔ اگر ویدک دھرم میں کوئی ایسا ہے۔ جس کا خدا سے تعلق ہے۔ تو اسے مقابلہ میں لاؤ۔ اور دیکھ لو۔ کہ خدا کس کی مدد کرتا ہے۔ اور کس کے ساتھ اپنے تعلق کا ثبوت دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے چیلنج دیا تھا۔ کہ آؤ دعا کے ذریعہ مقابلہ کر لو۔ کس کی دعا خدا منظور کرتا ہے۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا۔ یہی چیلنج اب حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے دیا جا چکا ہے۔ کیا کوئی ہے جو سامنے آئے۔

اس مناظرہ میں آریہ مناظر کے ہر ایک اعتراض کا نہایت مدلل جواب دیکر اس سے پر زور مطالبات کئے گئے۔ لیکن وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ دوران مباحثہ میں قرآن کریم سے تناسخ ثابت کرنے کے لئے چیلنج دیا گیا۔ لیکن اسے انہوں نے منظور نہ کیا۔ حالانکہ پہلے دن غلط سلط آیات پڑھ کر انہوں نے قرآن سے تناسخ نکالنے کے لئے بڑا زور مارا تھا۔

روح و مادہ قدیم ہے یا حادث

۱۱ تاریخ روح و مادہ کے قدیم یا حادث ہونے کے متعلق مناظرہ ہوا۔ ہماری طرف سے جناب میر قاسم علی صاحب اور آریوں کی طرف سے مہاشہ دھرم بھکشو صاحب تھے۔ مہاشہ جی نے سب سے بڑی دلیل یہی پیش کی۔ کہ جسطرح کمہار بغیر مٹی اور چاک کے کچھ نہیں بنا سکتا۔ اسی طرح خدا بھی روح و مادہ کے سوا کچھ نہیں بنا سکتا۔ اسکے متعلق انھیں بتایا گیا۔ کہ خدا کمہار کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ وہ ہر چیز کے بنانے پر قادر ہے۔ اور آریہ بھی اسے سرب شکتیمان کہتے ہیں۔

جناب میر صاحب نے اپنی تقریر میں روح و مادہ کی قدامت کے متعلق اعتراضات کا تار باندھ دیا۔ آریہ مناظر نے اپنی پوزیشن کو چھوڑ کر جو اعتراض کئے تھے۔ ان کے جواب دئے۔ ویدوں کے حوالہ سے بتایا گیا۔ کہ پہلے کچھ نہیں تھا۔ صرف خدا کی قدرت تھی۔ پھر خدا نے اپنی قدرت سے سب کچھ بنایا۔ مہاشہ جی نے اعتراضات سے گھبرا کر قرآن کریم کی آیات کو غلط طریق سے روح و مادہ کے قدیم ہونے کے متعلق پیش کرنا شروع کیا۔ اور چیلنج دیا۔ کہ قرآن سے روح و مادہ کے مخلوق ہونیکا ثبوت دیا جائے۔ اور اپنی آخری تقریر میں بھی اس چیلنج کو دہرایا۔ لیکن جب ہماری طرف سے اس چیلنج کو منظور کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ اسی وقت اس مضمون پر بحث شروع ہو جائے۔ ہم تیار ہیں۔ تو مہاشہ جی نے کہدیا۔ کہ میں اب یہاں نہیں ٹھہر سکتا۔ میں اپنا پروگرام بنا چکا ہوں اور کل میں چلا جاؤنگا۔ اس پر کہا گیا۔ کہ پھر چیلنج کیوں دیا تھا۔ اور یہ کیوں کہا تھا کہ ایک سال تک میں قادیان ٹھہرونگا۔ مہاشہ جی نے اس کا جواب یہ دیا۔ کہ چیلنج میں نے کوئی علیحدہ مناظرہ کیلئے نہیں دیا تھا۔ بلکہ جو بحث ہو رہی تھی اسمیں ثبوت دینے کیلئے دیا تھا۔ اور اب میں یہاں نہیں ٹھہر سکتا۔ اگرچہ مہاشہ جی نے چیلنج اپنی آخری تقریر میں دیا تھا جس کے بعد ہماری طرف سے کوئی تقریر نہ تھی اس لئے یہ عذر بالکل بیہودہ تھا۔ کہ جو مباحثہ ہو رہا تھا۔ اسی میں ثبوت دینے کے لئے دیا تھا۔ لیکن مہاشہ جی چونکہ کسی صورت میں بھی گفتگو کرنے کیلئے تیار نہ ہوئے۔ اس لئے ان کی حالت پر رحم کر کے مباحثہ کیلئے زیادہ مجبور نہ کیا گیا۔ اور اس پر کارروائی ختم ہوئی۔ اور آریہ صاحبان انتظام وغیرہ کا شکریہ ادا کرنیکے بعد چلے گئے ✦

شہید مرحوم

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے حالات زندگی چھپ گئے

سید احمد نور صاحب مہاجر کابلی نے یہ حالات زندگی نہایت دلچسپ پیرایہ میں لکھے ہیں۔ ۳۲ صفحہ حجم۔ اس رسالہ کے پڑھنے سے احمدیت پر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ عجائبات قدرت الٰہی نظر آتے ہیں۔ ایسا دل آویز بیان ہے کہ اول سے آخر تک پڑھنے کے بغیر رسالہ ہاتھ سے نہیں رکھا جائیگا۔ خاص ہے تین آنہ کے ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔ وی پی طلب کرنا ہو تو کم از کم تین کتابوں کا۔ نمبر ۳۰۔ ۷ اکتوبر کے پرچہ الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔ یہ ایسی کتاب ہے۔ کہ چاہیئے کہ اسکو ہر شخص پڑھے۔ اور اپنے ایمان میں ترقی کرے۔ المشتہر

سید احمد نور مہاجر کابلی قادیان پنجاب

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحبؓ مرحوم کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند لگردن کیلئے اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں آنکھوں سے پانی ہر وقت بہتا ہو نظر بڑھانے کے لئے بے حد مفید ہے اور دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۸۔ اصلی ممیرا جسکی قیمت ۵ روپیہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کے یا سرمہ کیطرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ خاصکر جنکی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے ترکیب استعمال صبح و شام دو وقت سلائی ڈالا کریں آٹھ روز کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہو تو سرمہ واپس کر کے قیمت طلب کر دیں۔

المشتہر سید احمد نور کابلی۔ مہاجر سوداگر قادیان۔

عجیب و غریب حمائل شریف

چمڑے کی جلد ۴ انچ لمبی ۳ انچ چوڑی۔ صحیح خط مثل مصحف عثمان۔ صاف پڑھی جاتی ہے۔ ۱۵ سطری حجم ۸۰۰ صفحے۔ قیمت ۱۲/ اعجازی حمائل سے بڑھ چڑھ کر اور مجلد عکسی حمائل ۱/ حمائل مترجم مجلد ۷/ دلیعہ ۵/

چند ضروری اور نایاب کتابیں

سرمہ چشم آریہ ۱۲/ جنگ مقدس ۸/ شحنہ حق ۲/ درثمین فوٹو والی ۸/ کلام محمود ۱۰/ شہید مرحوم کے حالات ۳/ مکتوبات احمدیہ پنج حصہ فی ۸/ کشتی نوح ۵/ مکاشفات الہامات ۳/ حصہ عیسیٰ ۱۳ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ الوصیت ۲/ حیات نورالدین اعظم ۱۴/ چشمہ معرفت ۱/ ست بچن۔ ازالہ اوہام ہر دو حصہ ۱/ تجرید بخاری مترجم اردو ۵/ مفصل اشتہار ۲۶ ستمبر کا الفضل کو دیکھو۔ اسکے علاوہ تمام کتب خواہ کسی دفتر یا دکان کی ہو۔

(نصیر شاپ قادیان سے منگواؤ)

ایک ضروری اطلاع

نظارت تالیف و اشاعت قادیان نے جو دارالصناعت حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی اجازت سے سیالکوٹ میں کھولا ہے اور جو کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں۔ اور جس کے نفع سے تبلیغی مشنوں کو امداد اور وسعت دیجائیگی۔ یہاں کا بنا ہوا مال یعنی فٹ بال کرکٹ بال اور ہاکی بال وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اسکے مصالحہ جات میں ہر رنگ میں دیانتداری کو ملحوظ رکھا جاتا ہے پس ہر وہ بھائی جسکو کسی رنگ میں بھی کھیلنے کے سامان سے تعلق ہو۔ مثلاً فوج سکول۔ کالج یا دکاندار جہاں کہ یہ سامان لگ سکتا ہے نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ کوشش کر کے بھی ہمارے کارخانہ سے مال منگوائیں۔ تمام انجمنوں کے سکرٹری اور بالخصوص تبلیغی سکرٹری صاحبان کی خدمت میں نہایت پر زور درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اس کام میں مدد دیں یہ ایک خاص دینی کام ہے۔ ہمارے ہاں کے بنے ہوئے سامان کو اپنے ہاں کے سکولوں۔ دیسی و انگریزی کلبوں۔ کالجوں و فوجی افسروں کے پاس لیجا کر دکھائیں۔ اور آرڈر حاصل کریں۔ ایسے نوجوانوں کو ہم معقول کمیشن دیں گے۔ ہر انجمن کے سکرٹری صاحب کی ذمہ داری پر نمونے جس قدر چاہیں ارسال کئے جائیں گے۔ اسی ذمہ پر بطور قرض سامان بھی ارسال کیا جا سکتا ہے۔ منیجر احمدیہ دارالصناعت سید منزل سیالکوٹ شہر کے نام بھیجیں۔

قادیان میں جرمن کی

مشہور و معروف میکروں کی کپڑے سینے کی مشین مثلاً پف۔ ڈرکوپ۔ گزرز نقد قیمت پر ارزاں ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ۔

نورالدین شیر محمد تاجران قادیان دارالامان (پنجاب)

حمائل شریف اعجاز صنعت

یہ قابل دید حمائل ولایتی کاغذ پر چھپی ہوئی عمدہ خوبصورت مجلد ہے، صفحات۔ گیارہ سطری۔ سائز ۵ - ۳ فی جلد ۱/ علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر۔ دفتر اعجاز صنعت قادیان پنجاب

بنگال کا کوئلہ

اگر آپ کو سلیک سٹیم۔ ہارڈ کوک۔ ربل کوک کی ضرورت ہے تو فوراً مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

بنگال کول ایجنسی قادیان

آپ مباحثہ بمبئی مباحثہ سرگودہ۔ التشریح الصحیح لحدیث نزول المسیح بجائے ۱۲ کے صرف ۶ میں۔ پیشگوئیوں کے اصول پر جامع مضمون جس سے سب اعتراض حل ہو جاتیں صرف ۱۲ میں منگوالیں۔ علاوہ محصول ڈاک۔ **منیجر تشحیذ قادیان**

ہندوستان کی خبریں

کوہ ایورسٹ تک پہنچنے کا راستہ جو پارٹی کوہ ہمالیہ کی ایورسٹ چوٹی پر چڑھنے کی کوشش کر رہی ہے اس کے سرکردہ کرنیل ہوورڈ بری خبر دیتے ہیں کہ کوہ ایورسٹ پر چڑھنے کا ایک دشوار گذار راستہ معلوم ہو گیا ہے۔

سر ولیم ولنسنٹ کا دورہ مالابار شملہ ۱۳ اکتوبر سر ولیم ولنسنٹ ہوم ممبر آج شام کو مالابار کے ایک مختصر دورہ کے لئے شملہ سے روانہ ہو گئے آپ قریباً ۲۷ اکتوبر کو واپس آئینگے۔

علی برادرز کے مقدمہ کی سماعت کراچی ۱۴ اکتوبر مسٹر محمد علی کو رجسٹرار جوڈیشل کمشنر کی عدالت نے اطلاع دی ہے کہ ان کا مقدمہ ۲۴ ماہ حال کو شروع ہوگا۔ گورنمنٹ نے مسٹر ماس ہکسن اور اسلامی قوانین کے ایک ماہر کو استغاثہ کی پیروی کرنے کے لئے بلایا ہے اور علی برادرز نے مولوی عبد الباری اور مولوی ابو الکلام صاحب آزاد کو مذہبی مشورے کے لئے طلب کیا ہے۔

وائسرائے بہادر سرینگر میں شملہ ۱۴ اکتوبر لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند مع پارٹی آج سرینگر پہنچ گئے ہیں۔

بمبئی کی ایک ریاست میں ستیہ آگرہ پونا ۱۴ اکتوبر چہارشنبہ اور پنجشنبہ کے روز۔ این سی کیلکر۔ ایڈیٹر "کیسری"۔ وسنت راؤ تینوار دھن ایڈیٹر "دیان پرکاش"۔ والچند کوٹھری ایڈیٹر "جگارک" اور شرودکار ایڈیٹر "شری شوجی" وغیرہ دکن کی دیسی ریاستوں کی لیگ کی طرف سے۔ شرلوال اور بھور ریاستوں میں لیکچر دینے گئے۔ اول الذکر مقام پر تو انہیں نہیں روکا گیا۔ مگر جب ریاست بھور میں لیکچر دینے گئے۔ تو جلسہ بند کر دیا گیا۔ لیکن انہوں نے ستیہ آگرہ کی ٹھان لی اور لیکچر دئے اب ان کے خلاف راجہ کی طرف سے مقدمہ دائر کیا گیا ہے جس کی پیشی ۲۸ اکتوبر کو ہوگی۔

طمانچے لگوانے پر مجسٹریٹ کا اظہار افسوس بلند شہر کے مجسٹریٹ نے پولیٹیکل ملزم مہابیر تیاگی کو تھپڑ لگوانے کے متعلق بر سر اجلاس کہا ملزم کو مخاطب کر کے مقدمہ کی ابتدائی کارروائی میں صبر سے سنتا رہا۔ لیکن تمہارا رویہ گستاخانہ تھا۔ میں نے تمہارے طمانچہ لگوانے میں غلطی کی ہیں افسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے ایسا کیوں کیا۔

نواب دیر اور حاکم سوات میں جنگ کا اندیشہ پشاور۔ ۱۲ اکتوبر۔ نواب دیر کے لشکر اور سوات کے کامیابی گل کمی کی فوج کے درمیان ایک اور جنگ ہونے والی ہے۔ تنازعہ کی وجہ وہی چک دارہ کے شمال میں واقع اڈین زی کا علاقہ ہے۔ جو پہلے نواب کا تھا۔ مگر سواتیوں نے ۱۹۱۹ء میں لڑ کر اس پر قبضہ کر لیا تھا۔

اس سال پھر اسی زمین پر جنگ ہونے والی ہے۔ اور مخالف لشکر اڈین زی میں جمع ہو رہے ہیں۔ البتہ اس مرتبہ یہ ایک خاص بات ہے کہ وہاں کے باشندے میاں گل کی حکومت سے بیزار ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے نواب کی اطاعت کا حلف لیا ہے۔ اور اب کے نواب کا لشکر بھی سواتیوں سے زیادہ ہے۔ اس لئے اغلب معلوم ہوتا ہے۔ کہ نواب جیت جائے۔

مسٹر گاندھی اور انکی گرفتاری بمبئی ۱۴ اکتوبر۔ بمبئی کرانیکل کا نامہ نگار شملہ رقمطراز ہے کہ اگرچہ شملہ میں مسٹر گاندھی کی گرفتاری کی افواہ بہت گرم ہے لیکن ذمہ دار حلقوں میں یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کی گرفتاری یا تو شہزادہ ویلز کے ہندوستان میں آنے سے بہت پہلے ہو جائیگی یا بالکل ہوگی ہی نہیں۔

لیجسلیٹو کونسل کا غیر سرکاری سکرٹری کنور دلیپ سنگھ بیرسٹر ایٹ لا پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے غیر سرکاری سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ آپ اجلاس کے دنوں میں تمام دن کام کیا کرینگے۔ اور باقی ایام میں کچھ جزوی وقت صرف کیا کرینگے۔

وفد کابل کے اراکین کی انفرادی واپسی شملہ ۱۳ اکتوبر مسٹر اچی سن کے علاوہ جو زہر باد سے بیمار ہیں۔ اور کابل سے ہندوستان واپس آ رہے ہیں۔ وفد کابل کے دو تین اور ممبروں کی صحت بھی کچھ مدت سے غیر تسلی بخش رہی ہے۔ وہ بھی ہندوستان میں آنے والے ہیں

زندہ کچھوے کا گوشت بیچنے کا مقدمہ کلکتہ میں سیالدہ کے مجسٹریٹ کے اجلاس میں ایک عجیب مقدمہ پیش ہوا ہے۔ جس میں ایک زندہ کچھوے پر بیرحمی کرنے کے جرم میں ایک اوڑیہ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ شہر کے شمالی حصہ کے بازاروں میں یہ عام دستور ہے کہ زندہ کچھوے کا گوشت کاٹ کر بازاروں میں فروخت کیا جاتا ہے کیونکہ خریدار اس وقت تک اس کا گوشت نہیں لیتے۔ جب تک وہ کچھوے کو زندہ نہ دیکھ لیں۔

دو فوجیں توڑ دی گئیں شملہ ۱۲ اکتوبر۔ ۲-۲ رائل جاٹ لائٹ انفنٹری اور ۱۲-۲ پایونیر بالترتیب ۲۰ اور ۲۴ تو پیر توڑ دی گئی ہیں۔

بمبئی میں بدیشی کپڑے دوبارہ آگ میں الفنسٹن ملز کے قریب اسی مقام پر جہاں پہلے غیر ملکی کپڑے کو آگ لگائی تھی۔ ۱۵ اکتوبر کو دوبارہ آگ لگائی گئی۔ اس موقع پر حاضرین کی تعداد ہزاروں تھی۔ مسز سروجنی نیڈو صدر جلسہ تھیں مسٹر گاندھی۔ اور لالہ راجپت رائے اور مولوی آزاد سبحانی وغیرہ نے تقریریں کیں اور کراچی کے مشہور رزولیوشن کو دہرایا اور بعد میں مسٹر گاندھی نے غیر ملکی کپڑے کے ڈھیر میں آگ لگائی۔

بمبئی کا اعلان جالندھر میں جالندھر ۱۳ اکتوبر کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام ۱۲ اکتوبر کو ایک جلسہ منعقد ہوا۔ سوامی شردھانند نے تقریر کی پانچ ہزار کا مجمع تھا رائزادہ ہنسراج نے پچاس لیڈروں کا بمبئی والا اعلان اور مولوی عطاء اللہ نے جمعیت العلماء کا فتوے پڑھ کر سنایا۔ اور حاضرین نے اسے دہرایا۔

مقدمہ کراچی کے متعلق پنڈت رام بھجدت کے خیالات شملہ ۱۵ اکتوبر سوامی رامانند سنیاسی جنرل سکرٹری ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی شملہ پنڈت رام بھجدت چوہدری کی بیمار پرسی کے لئے گئے۔ اثناء گفتگو میں صاحب موصوف نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا سخت افسوس ہے کہ میں کراچی کی کانفرنس میں شریک نہ ہو سکا ورنہ میں اس رزولیوشن کی تحریک یا تائید کرتا اب میری یہ خواہش ہے کہ اس مقدمہ کا نتیجہ کسی نہ کسی طرح سے یہ نکلے کہ ان اصحاب میں سے دو یا تین کو پھانسی کی سزا ملے اور جن اصحاب کو پھانسی کی سزا ملے انہیں سے ایک علی برادر ہو۔ قید اور جلاوطنی کی سزاؤں سے صورت معاملات کا حل نہیں ہوگا۔ ہم میں سے چند کے سر قلم ہونے چاہئیں۔ یا ہمیں گولی سے اڑایا جانا یا پھانسی کا

غیر ممالک کی خبریں

شاہ حجاز اور حکومت برطانیہ لندن ۱۰ر اکتوبر۔ شریف حسین (مکہ) نے انگلستان سے چار ہوائی جہاز منگائے تھے۔ اور اس کے بعد اٹلی سے بھی کچھ جہاز منگائے۔ اس پر برطانیہ کے وزیر امور خارجہ نے بہت زور شور سے شکایت کی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ وہ زر امداد جو شریف مکہ کو برطانیہ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ غالباً بند کر دیا جائیگا۔

آئرلینڈ کی حکومت خود اختیاری لندن ۱۱ر اکتوبر برروک میں تقریر کرتے ہوئے۔ واٹیکونٹ گرے نے فرمایا کہ مسئلہ آئرلینڈ کا واحد حل یہ ہے کہ آئرلینڈ کو خود مختار حکومتوں کی طرح شریک قلم بنا لیا جائے۔ البتہ یہ شرط ضرور عاید کیجائے۔ کہ دور دراز کے حصص مملکت برطانیہ عظمیٰ کی محافظت کے لئے علیحدہ بحری نوج رکھیں لیکن آئرلینڈ اور برطانیہ عظمیٰ کے لئے ایک ہی بحری فوج کافی ہوگی۔

حکومت مانٹی نگرو کا خاتمہ :۔ لندن ۱۲ر اکتوبر بلغراد کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ملکہ ایلینا نے ایک حکم نامہ پر دستخط ثبت کرکے وزارت کو منتشر کر دیا ہے۔ اس لئے نائب یعنی حکومت مانٹی نگرو جو اٹلی میں قائم تھی ہمیشہ کے لئے نابود ہوگئی۔

بلجیم میں جرمن فوجی افسروں کا خفیہ جلسہ برسلز ۱۳ر اکتوبر بلجیم کی فوجی پولیس نے کریفلڈ کے مقام پر آج جرمن فوج کے کچھ سابق افسر گرفتار کئے ہیں۔ جو اس وقت ایک خفیہ جلسہ کرنے والے تھے۔ کچھ کاغذات بھی پکڑے گئے ہیں۔ جن کی دیکھ بھال ہو رہی ہے۔

وائنا میں خوف و ہراس :۔ وائنا ۱۳ر اکتوبر یہود کی ایک معبد میں شور و غل ہوا۔ اس کے بعد اسی محلہ میں ایک گاڑی میں جس میں بم کے گولے بھرے تھے۔ آگ لگ گئی عبادت گزاروں نے ایک قریب کی پولیس کی چوکی میں پناہ لی۔ گاڑی ڈرائیور مارا گیا۔

جرمن کا غصہ اور دھمکی جرمن کے ایک اخبار میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جسکو سرکاری اہمیت دی جاتی ہے۔ اس مضمون میں لکھا ہے کہ اگر لیگ اقوام جرمن کو تباہ کرنے میں فرانس کی کوششوں میں شریک ہوئی اور گورنمنٹ استعفا دینے پر مجبور ہوئی تو شرائط تاوان پر عملدرآمد ناممکن ہو جائیگا۔

مشہد مقدس میں افغانی قونصل امام افغان کا بیان ہے کہ عبدالباقی صاحب کو شاہ کابل نے مشہد مقدس میں افغانی قونصل مقرر کیا ہے۔

کانفرنس میں آئرش نمایندوں کا شاندار خیر مقدم لندن ۱۱ر اکتوبر ڈاؤننگ اسٹریٹ پر پہنچنے کے وقت ہمدردان آئرلینڈ نے آئرش نمایندوں کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ انگریزی نمایندے خاموشی کے ساتھ آگئے۔ جس وقت سن فینوں کی موٹریں آئیں۔ تو چیرز کی بوچھاڑ ہوگئی۔ سن فینوں کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ اور آئرلینڈ کے مشہور نمایندوں کا نام زور زور سے لیا جاتا تھا۔ اور پھر چیرز دیئے جاتے تھے "خدا آئرلینڈ کو محفوظ رکھے" کے نعرے بلند تھے۔

مسائل آئرلینڈ کے متعلق کانفرنس لندن ۱۲ر اکتوبر آج ایک کانفرنس صلح کی شرائط کا زیادہ خیال رکھنے کے متعلق ہوئی۔ اس میں گورنمنٹ برطانیہ کے قائم مقام سرہمر گرین ووڈ چیف سکرٹری آئرلینڈ اور سرایل ورادنگٹن ایونس وزیر جنگ تھے۔ جنرل میکریڈی کمانڈر انچیف افواج آئرلینڈ بھی موجود تھے۔ سن فینروں کے قائم مقام مسٹر مائیکل کالنز۔ مسٹر بارٹن اور مسٹر ڈوگن تھے۔ اس کانفرنس کے نتائج کل بڑی کانفرنس کے سامنے پیش کئے جائینگے۔

شرائط صلح کی خلاف ورزیاں لندن ۱۳ر اکتوبر۔ کانفرنس نے جو صلح کمیٹی مقرر کی ہے اس نے اپنا کام شروع کر دیا۔ شرائط کی خلاف ورزی کی شکائتیں زیادہ ہو رہی ہیں۔ اس خلاف ورزی نے زیادہ تر آدمیوں کے اغوا کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اور شکار زیادہ پولیس والے اور کسان لوگ ہوتے ہیں بہت سی حالتوں میں لوگوں کو جبراً آئرلینڈ کی جمہوری فوج میں بھرتی کیا جاتا ہے۔

موجودہ وزارت انگلستان کی مخالفت لندن ۱۳ر اکتوبر وائیکونٹ گرے سابق وزیر خارجہ نے موجودہ وزارت پر جو اعتراضات کئے ہیں۔ ان میں لارڈ سیسل نے بھی اتفاق رائے کیا ہے۔ لارڈ سیسل نے اپنی چٹھی میں لکھا ہے۔ کہ میں ایسی وزارت چاہتا ہوں۔ جس کا ایک واضح اور صاف پروگرام ہو۔ وائیکونٹ گرے اس قسم کی وزارت کے سرگروہ ہونگے۔ میں اس بارے میں وائیکونٹ گرے کے ساتھ شرکت عمل کرنے کو تیار ہوں۔ تمام اصحاب جو میرے ہم خیال ہیں۔ ان کو اس کوشش میں ہمارے ساتھ مل جانا چاہیئے۔ کہ برطانیہ میں ایک ایسی وزارت قائم کی جائے۔ جس سے ملک میں امن و امان ہو جائے۔ اور بیرونی دنیا کا اس پر اعتماد ہونے لگے۔

شہزادہ ویلز کا دورہ ہندوستان لندن ۴ر اکتوبر آج ملک معظم نے شہزادہ ویلز کے دورہ ہندوستان کے سلسلہ میں سرنوسیل ملیسے کو باریابی کا شرف بخشا۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ سینڈرنگھام کو جا رہے ہیں۔ ۲۵ر اکتوبر کو وہ اپنے فرزند کو الوداع کہنے کے لئے لندن میں واپس آجائینگے

مسئلہ عراق لندن ۱۲ر اکتوبر آج لارڈ ڈیگمفورڈ کے زیر صدارت مسئلہ عراق پر ایک لیکچر ہوا۔ صدر نے کہا۔ اس وقت دو گروہ ہیں۔ ایک یہ کہتا ہے۔ کہ ہم نے عرب کی گورنمنٹ کو جیسی کہ وہ بنی منشا کر اس کی حکم برداری منظور کی ہے۔ دوسرا یہ کہتا ہے کہ اخراجات میں تخفیف کی جائے۔ اور اس قسم کی غیر ملکی مہموں کو اختیار نہ کیا جائے۔ لیکچرار مسٹر ایڈون ریون نے کہا کہ اگر عربوں کی سلف گورنمنٹ ناکام رہی۔ تو اس صورت میں چارہ کار صرف یہی ہوگا۔ کہ کوئی یورپین طاقت حکومت کا کام اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اور یہ بات خیال میں بھی نہیں آسکتی ہے کہ انگلستان اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے سکیگا۔

فوجوں میں تخفیف کا سوال واشنگٹن ۱۴ر اکتوبر پریذیڈنٹ ہارڈنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ فوجوں میں عام تخفیف ناقابل عمل ہے۔ صرف یہی ہو سکتا ہے کہ فوجوں کی تعداد کو محدود کر دیا جائے۔ پرتگال نے واشنگٹن کی کانفرنس میں شریک ہونا منظور کر لیا ہے۔

امریکہ کی خواہش آسٹریلیا میں روپیہ لگانے کیلئے سڈنی ۱۲ر اکتوبر اہل امریکہ آسٹریلیا میں روپیہ لگانے کیلئے بڑھ بڑھ کر بولیاں دے رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امریکہ کے ایک شخص نے پچھلے دنوں کہا ہے کہ امریکہ نیو ساؤتھ ویلز کو جو آسٹریلیا کا ایک صوبہ ہے خریدنے کو تیار ہے